بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — ربوہ

بجز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۷ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۳۱ ہجرت ۱۳۵۲ ہش ۳۱ مئی ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۲۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وُہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہوتا خدا تعالیٰ کی راہ ہے

جو خُدا کے لئے ہوتا ہے خُدا اُس کا ہو جاتا ہے وہ اُسے کبھی ضائع نہیں کرتا

"جو خُدا کے لئے ہوتا ہے خُدا اُس کا ہو جاتا ہے۔ خُدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کرلے۔ نوکر موقوف ہو کر نُقصان پہنچائے۔ امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو۔ مگر خُدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی بھی ناکام نہیں رہتا۔ اُس کا سچا وعدہ ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ خُدا کی راہوں کی تلاش میں جو جویا ہوا۔ وُہ آخر منزلِ مقصود پر پہنچا۔ دُنیوی امتحانوں کے لئے تیاریاں کرنے والے، راتوں کو دِن بنا دینے والے طالبعلموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں، تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے، اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دیگا؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ ...... اللہ تعالیٰ کیسا رحیم ہے اور یہ کیسا خزانہ ہے کہ کوڑی بھی جمع ہو سکتی ہے۔ روپیہ اور اشرفی بھی۔ نہ چور چکار کا اندیشہ نہ یہ خطرہ ہے کہ دیوالہ نکل جاویگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی ایک کانٹا راستہ سے ہٹا دے تو اس کا بھی ثواب اس کو دیا جاتا ہے اور پانی نکالتا ہوا اگر ایک ڈول اپنے بھائی کے گھڑے میں ڈال دے تو خُدا تعالیٰ اس کا بھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ پس یاد رکھو کہ وُہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا وُہ خدا کی راہ ہے۔ دُنیا کی شاہراہ ایسی ہے جہاں قدم قدم پر ٹھوکریں اور ناکامیوں کی چٹانیں ہیں۔ ...... خدا ایک موتی ہے اس کی معرفت کے بعد انسان دُنیاوی اشیاء کو ایسی حقارت اور ذلّت سے دیکھتا ہے کہ ان کے دیکھنے کے لئے بھی اسے طبیعت پر ایک جبر اور اکراہ کرنا پڑتا ہے۔ پس خُدا تعالیٰ کی معرفت چاہو اور اُس کی طرف ہی قدم اُٹھاؤ کہ کامیابی اِسی میں ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۳۰ ہجرت۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۳۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ جسم میں اور سر میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء کرے۔

ہمارے اطالوی نومسلم بھائی برادرم الحاج ڈاکٹر عبدالہادی صاحب کیوسی اچانک پھر سخت بیمار ہو گئے ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار فضل الٰہی انوری مبلغ انچارج فرانکفورٹ مغربی جرمنی)

مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب انچارج کنیا مشن گردوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور احسن رنگ میں دین کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر)

ارضِ بلالؓ میں قرآنِ مجید کی اشاعت

لیگوس (نائیجیریا) سے مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے اطلاع دی ہے کہ نائیجیریا کے ہوٹلوں میں قرآن مجید رکھوانے کی جو مہم شروع کی گئی ہے وہ بفضل اللہ تعالیٰ جاری ہے۔ یہاں ایک سٹیٹ کے ہوٹل (بینڈل ہوٹل بینسن ہڈ ویسٹ) میں قرآن مجید رکھنے کے لئے مکرم گورنر صاحب کو خط تحریر کیا گیا تھا کہ احمدیہ مشن حکومت کے اس ہوٹل کے لئے ان کو قرآن مجید پیش کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ گورنر صاحب کی ہدایت کے مطابق منسٹری آف جسٹس نے جواب دیا کہ گورنر صاحب موصوف نے اٹارنی جنرل اور کمشنر برائے جسٹس کو یہ تحفہ قبول کرنے کیلئے مقرر کیا ہے چنانچہ وقت طے کرنے کے بعد ہم وہاں پہنچے اور یہ تحفہ کمشنر صاحب کو پیش کیا گیا۔ اس وقت کمشنر صاحب کے علاوہ پرمانینٹ سیکرٹری اور مینیجر ہوٹل بھی موجود تھے۔

اس تقریب کی خبر اس علاقہ کے ایک مشہور اخبار میں شائع ہوئی۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل، دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳؍ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

مومنوں کی ایک دُعا اور اُس کی قبولیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ آل عمران میں مومنوں کی ایک دعا کا ذکر کرنے کے بعد اُس کی قبولیت کا بھی ذکر کیا ہے لیکن اِس قبولیت کو ایک شرط کے ساتھ مشروط فرمایا ہے۔

مومنوں کی وہ دعا یہ ہے کہ اے ہمارے ربّ ہم نے ایک ایسے پکارنے والے کی آواز سُنی ہے جو ہمیں ایمان سے مزین کرنے کے لئے بُلاتا ہے اور کہتا ہے تم اپنے رب پر ایمان لاؤ چنانچہ ہم ایمان لے آئے۔ سو اے ہمارے رب تو ہمارے ایمان لے آنے کے بعد ہمارے قصور معاف کر ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور پھر نیکیاں بجالانے میں ہمیں ایسا دوام بخش کہ ہمیں اس حال میں موت آئے کہ ہمارا شمار تیرے نیکوکار بندوں میں ہو۔ اور اے ہمارے ربّ ہمیں وہ سب کچھ اپنی جناب سے عطاء کر جس کا تُو اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں نیکیوں کی ایسی توفیق عطاء فرما کہ ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ ہونا پڑے تُو اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرتا (سورۃ آل عمران آیت ۱۹۵)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اپنے مومن بندوں کی یہ دعا قبول کر لی ہے لیکن یہ دعا ان کے حق میں ہی قبول کی جائے گی جو میری راہ میں پیش آنے والی تکلیفوں، مصیبتوں اور مشکلات میں ثابت قدم رہ کر صبر اور استقامت کا مظاہرہ کریں گے اور اس طرح اپنے عمل سے مومن ہونے کا ثبوت دیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ (آل عمران آیت ۱۹۶)

چنانچہ اُن کے رب نے یہ کہتے ہوئے اُن کی دعا سُن لی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کروں گا۔ تم ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے ہو۔ پس جنہوں نے ہجرت کی اور انہیں اُنکے گھروں سے نکالا گیا اور میری راہ میں تکلیف دی گئی اور انہوں نے جنگ کی اور بعض اُن میں سے مارے بھی گئے میں اُن کی بدیوں کے اثر کو اُن کے جسم سے یقیناً مٹا دوں گا اور میں انہیں یقیناً ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ انعام اللہ کی طرف سے بدلہ کے طور پر ملے گا اور اللہ تو وہ ہے جس کے پاس بہترین جزاء ہے۔

اِس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مامور کے ذریعہ مومنوں سے تائید و نصرت اور کامیابی و کامرانی نیز مغفرت اور رحمت کے جو وعدے کرتا ہے وہ ضرور پورے ہو کر رہتے ہیں لیکن ان وعدوں کے پورا ہونے کے لئے اُس نے یہ شرط رکھی ہوئی ہے کہ ایمان لانے والے اپنے عمل سے اپنے حقیقی مومن ہونے کا ثبوت دیں۔ یہ ثبوت ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دوران صبر اور استقامت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے مہیا کرنا ہوتا ہے۔ جب مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والے ابتلاؤں، آزمائشوں، دُکھوں اور مصیبتوں کو بطیب خاطر برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور وقت آنے پر خدائی حکم کے ماتحت اپنے گھر بار، مال و اولاد حتیٰ کہ اپنی جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ اُن کے قصور معاف کر دیتا ہے، ان کی بدیاں مٹا دی جاتی ہیں، انہیں نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا کی جاتی ہے اور انعاماتِ الٰہیہ کے دروازے اُن پر کھول دئے جاتے ہیں۔ پھر وہ اِس دُنیا میں بھی جنت میں ہوتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی جنت میں انہیں داخل کیا جاتا ہے۔ کوئی وعدہ بھی ایسا نہیں رہتا جو اُن کے حق میں پُورا نہ ہو۔

اِس میں شک نہیں لوگوں کی دشمنیاں اور ایذاء رسانیاں انہیں برداشت کرنا پڑتی ہیں، بڑے ہی مشکل حالات اور مصائب میں سے انہیں گزرنا پڑتا ہے لیکن صبر و صلوٰۃ اور استقامت کی بدولت وہ مخالفت کی آندھیوں اور ایذاء رسانی کے طوفانوں میں سے بخیریت گزر کر غلبۂ حق کی منزل کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ آندھیاں آتی ہیں اور ضرور آتی ہیں، طوفان اُٹھتے ہیں اور ضرور اُٹھتے ہیں لیکن وہ انہیں غلبۂ حق کی منزل کی طرف بڑھنے سے روک نہیں سکتے بلکہ آندھیوں اور طوفانوں میں جتنی زیادہ شدّت آتی جاتی ہے اُن کے قدم اَور زیادہ تیز ہو رہے ہوتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ ہمیں نقصان پہنچانے نہیں بلکہ بے انداز نفع پہنچانے اور فائز المرام کرنے کی غرض سے من جانب اللہ بھیجے گئے ہیں اور وہ ہنستے کھیلتے ان آندھیوں اور طوفانوں میں سے گزر جاتے ہیں۔ انہیں دنیا اور دنیا والوں کا کوئی خوف نہیں ہوتا البتہ وہ اپنے ربّ کے خوف سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور اُسی کے آستانہ پر جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور اُس سے دُعائیں مانگ رہے ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے خدا کی راہ میں مومنوں کو جتنا زیادہ ستایا اور دُکھ دیا جاتا ہے وہ رنجیدہ اور ملول ہونے کی بجائے خوش ہوتے اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اُن کا پیدا کرنے والا اُن کا ربّ لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ کا وعدہ پُورا کرنے کے سامان کر رہا ہے یہ اُسکے فضل اور رحمت کے آثار ہیں کہ اُس نے اِن ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے ہمیں پسند کیا ہے، وہ ہمیں بہترین جزاء سے نوازنا اور اپنے افضال کی بارش کا مورد بنانا چاہتا ہے۔ مصائب کے وارد ہونے پر ایک دنیادار روتا پیٹتا اور چیختا چلّاتا ہے، برخلاف اِس کے ایک مومن جو ہمہ تن خدا ہی کا ہوتا ہے خدا کی راہ میں پیش آنیوالے مصائب پر خوش ہوتا اور اُسکے حضور شکر کے سجدات بجالاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تاریکیوں کے چھٹنے کے بعد صبح طلوع ہوا ہی چاہتی ہے۔ اِسی لئے پہلے نوشتوں میں بھی لکھا ہے:۔

"مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُنہیں کی ہے۔ جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہوگے۔ خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے اسلئے کہ لوگوں نے اُن راستبازوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔"

اے باغباں نظامِ گلستاں کی خیر ہو

قندیلِ عشق و سوزشِ پنہاں کی خیر ہو
ایماں کی خیر صاحبِ ایماں کی خیر ہو

جس میں غرور و تمکنتِ کجکلاہ نہ ہو
اُس خاکسارِ بےسروساماں کی خیر ہو

تخریب کی ہوس لئے بَونے اُٹھے ہیں کچھ
تاجِ سبا و تختِ سلیماں کی خیر ہو!

صحنِ چمن میں آگ سے کھیلیں گے چند لوگ!
اے باغباں نظامِ گلستاں کی خیر ہو

کافر ہوئے وُہ لوگ جو قرآں شعار تھے!
قرآں کی خیر، حاملِ قرآں کی خیر ہو

یا ربّ! حرم کی سمت اُٹھی ہیں پھر آندھیاں
تیرے حرم کی شمعِ فروزاں کی خیر ہو

کافر گری بنی جو مسلماں کی روِش!
انسانیت کی خیر ہو انساں کی خیر ہو

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقام خلافت — حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نظر میں!

مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی وکیل التعلیم تحریک جدید نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے موقع پر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء کو جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خاکسار کی تقریر کا موضوع ہے۔

"مقام خلافت ــ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی نظر میں" گویا مجھے آپ کی خدمت میں یہ بیان کرنا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ خلافت کے متعلق کیا سمجھتے تھے اور حضور نے اس سلسلہ میں کیا ارشادات فرمائے تھے اور ان ارشادات کی روشنی میں ہم کیا سمجھتے ہیں کہ حضور کی نظر میں خلافت کا کیا مقام تھا۔ بات بالکل سیدھی سادی ہے۔ مختلف مواقع پر حضرت خلیفہ اولؓ نے خلافت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور ان خیالات کو عملی طور پر اپنی خلافت پر منطبق کر کے دکھایا اور اپنے بعد کی خلافت کے متعلق بھی واضح الفاظ میں جماعت کی رہنمائی فرمائی۔ میں حضور کے یہ تمام ارشادات آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اس سے قبل کہ میں وہ ارشادات پیش کروں میں چاہتا ہوں کہ خلافت جس کا مقام حضرت خلیفہ اولؓ کے الفاظ میں متعین کرنا ہے اس کی اہمیت کے متعلق کچھ گذارش کروں اور اسی طرح جس ہستی کی نظر میں خلافت کا مقام میرا موضوع سخن ہے اس کے متعلق بھی بعض باتیں بیان کروں تاکہ زیر بحث موضوع کی اہمیت بھی سامنے آجائے اور جس ہستی کے ارشادات پیش کرنا میرا کام ہے اس کی شخصیت بھی پیش نظر رہے۔

قرآن کریم اور خلافت

قرآن کریم میں نہایت واضح طور پر جس آیت میں خلافت کا ذکر موجود ہے وہ یہ ہے:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دیگا۔

اس آیت قرآنیہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجا لانے والے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انہیں گذشتہ اُمتوں کی طرح خلافت عطا کرے گا اور اس خلافت کے ذریعہ سے ان کے دین کی مضبوطی کا انتظام فرمائے گا اور جب اُن پر خوف کی گھڑیاں طاری ہوں گی خلافت کی برکت کی وجہ سے اُن کی اس حالت کو امن میں بدل دے گا۔

اگرچہ خلافت کا لفظ اسلامی اصطلاح میں مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن جس معنی سے میرے موضوع کا تعلق ہے وہ ایسی خلافت ہے جو کسی نبی کے بعد قائم ہوتی ہے اور اپنے نبی متبوع کی برکات کو ممتد کرنے کا باعث بنتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی خلافت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔"

(الوصیۃ)

نبیوں کی وفات پر اُن کی خلافت کے قیام کا ذکر فرمانے کے بعد اور سب سے نمایاں اور قریب ترین مثال یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مثال دیکر حضور علیہ السلام اپنے متعلق فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا ہے۔"

دوسری قدرت سے مراد خلافت ہے اس خلافت کے قیام، استحکام اور تسلسل کی ایک نہایت واضح جھلک حضور علیہ السلام کی تصنیف "شہادۃ القرآن" میں ملتی ہے حضور اس تصنیف میں آیت استخلاف کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں بھی مماثلت کی طرف صریح اشارہ ہے اور اگر اس مماثلت سے مماثلت تامہ مراد نہیں تو کلام عبث ٹھہرا جاتا ہے کیونکہ توریت موسوی میں چودہ سو برس تک خلافت کا سلسلہ ممتد رہا۔ نہ صرف تیس برس تک۔ اور صدہا خلیفہ روحانی اور ظاہری ہوئے نہ صرف چار۔ اور پھر ہمیشہ کیلئے خاتمہ"

(شہادۃ القرآن ص۲۵)

اس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت صرف تیس سال تک کے لئے نہیں تھی بلکہ اس سے بہت زیادہ عرصہ کے لئے حضور علیہ السلام "شہادۃ القرآن" میں مزید فرماتے ہیں:۔

"بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ مِنْكُمْ سے مراد صحابہ ہی ہیں اور خلافت راشدہ حقہ انہیں کے زمانہ تک ختم ہو گئی اور پھر قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام و نشان نہیں ہوگا گویا ایک خواب و خیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس ہی کا دور تھا اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا۔"

(شہادۃ القرآن ص۳۳)

نیز:۔ "ان آیات کو اگر کوئی شخص تامل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور عقد کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے، اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنے رکھتا تھا۔ اور اگر خلافت راشدہ صرف تیس برس تک رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اس کا دور ختم ہو گیا تھا تو اس سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ اس امت پر ہمیشہ کے لئے ابواب سعادت مفتوح رکھے کیونکہ روحانی سلسلے کی موت سے دین کی موت لازم آتی ہے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۷)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حاجی الحرمین حکیم الامت حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نظام خلافت کا قیام ہوا اور جماعت کے اکثر سربرآوردہ اصحاب نے حضور کی خدمت میں تحریر کیا کہ:-

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ہم سب میں سے اَعْلَمْ اور اَتْقٰی ہیں اور حضرت امام علیہ السلام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے، کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"

حضرت حکیم الامت کی قدر حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں کیا تھی اس کی ایک جھلک آئینہ کمالات اسلام میں ملتی ہے جہاں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جب سے میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حی و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے ربّ میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا اور ذلیل ہوں پس جبکہ دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور آسمان کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارے میں میرے دوست ہیں اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ اسلام کے سرداروں میں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے پس مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے اور جب وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میری نظر اس پر پڑی تو میں نے اس کو دیکھا کہ وہ میرے رب کی آیات میں سے ایک آیت ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری اسی دعا کا نتیجہ ہے جو میں مدامت کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتا دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے"

(آئینہ کمالات اسلام (عربی سے ترجمہ) صفحہ ۵۸۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا:-

"وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت، تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے"

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

انتخاب خلافت اور ریشہ دوانیاں

یہ ہے وہ شخصیت جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت نے یک زبان ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ منتخب کیا یا یوں کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ منتخب کیا تھا کیونکہ خلافت کا انتخاب اگرچہ بظاہر مومنین کی رائے کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہی دلوں کو پھیرنے والا ہے اور اسی انتخاب کے لئے وہی دلوں میں القا کرتا ہے کہ کس کو خلیفہ بنایا جائے۔

لیکن غالباً اس لئے کہ خلافت احمدیہ کے آغاز ہی میں اس کے استحکام اور تسلسل کے لئے تمام ضروری امور سامنے آجائیں ایسے سامان پیدا ہو گئے کہ ان ایام کے بعض عمائدین نے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے خلاف باتیں ہونی شروع ہو گئیں۔ یہ وہ باتیں تھیں جن کے جواب میں حضور رضی اللہ عنہ نے وہ ارشادات فرمائے جن سے خلافت کا صحیح مقام متحقق ہو گیا۔ ان باتوں کی ایک ادنیٰ سی مثال اس خط سے ملتی ہے جو سید محمد حسین صاحب نے یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء کو سید حامد شاہ صاحب کو لکھا اس خط میں دیگر باتوں کے علاوہ انہوں نے تحریر کیا کہ:-

"... حضرت مولوی صاحب کی طبیعت میں ضد اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ دوسرے کی سن ہی نہیں سکتے۔ وصیت کو پس پشت ڈال کر خدا کے فرستادہ کے کلام کی بے پرواہ کرتے ہوئے شخصی وجاہت اور حکومت ہی پیش نظر ہے۔ سلسلہ تباہ ہو تو ہو مگر اپنے مونہہ سے نکلی ہوئی بات نہ ٹلے۔ کوئی بھی نہیں پوچھتا کہ بھائی یہ وصیت بھی کوئی چیز ہے یا نہیں یہ تو اللہ کی وحی کے ماتحت لکھی گئی تھی کیا یہ پھینک دینے کے لئے تھی۔ اگر پوچھا جاتا ہے تو تلوار کی دھمکی ملتی ہے۔ اللہ رحم کرے دل سخت بیکلی کی حالت میں ہے۔ حالات آمدہ از قادیان سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب فرماتا ہے کہ عنقریب کا گولہ دس دن تک [illegible] ہے جو کہ سلسلہ کو تباہ دیکھنا چاہ کر دے گا یا اللہ رحم کرے تکبر اور نخوت کی کوئی حد ہوتی ہے نیک ظنی نیک ظنی کی تعلیم دیتے دیتے بدظنی کی کوئی انتہا نہیں آتی۔ ایک شیعہ کی وجہ سے [illegible] کی تباہی۔ اللہ رحم کرے یا الٰہی ہم گنہگار ہیں تو اپنے فضل و کرم سے ہی ہم کو بچا سکتا ہے۔ اپنی خاص رحمت میں لے لے اور ہم کو ان ابتلاؤں سے بچا لے۔ آمین۔ اور کیا لکھوں سینہ خون ہو رہا ہے۔"

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے انتخاب خلافت پر جو تقریر فرمائی وہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضور اسے ایک بہت بڑا بوجھ تصور فرماتے تھے اور ایک ایسی ذمہ داری جسے صحیح معنوں میں آسانی سے ایک مامور ہی سرانجام دے سکتا ہے حضور تو نماز کی امامت سے بھی کترایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جانشینی کی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے آپ اس کوشش میں تھے کہ "میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے" اس تقریر میں حضور نے فرمایا:-

"یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ ہے اس کا اٹھانا مامور کا کام ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب وعدے ہوتے ہیں۔ جو ایسے دکھوں کے لئے جو پیچھے تو ہر دم اٹھائے جاتے ہیں اس وقت مردوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں اس وحدت کے لئے ان بزرگوں۔

ہماری جماعت کا اہم فرض

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ :-

"ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"

ہماری جماعت کے ہر فرد (مردوں عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں اہتمام کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تا دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونی شروع ہو جائیں

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ صاحبہ ۱۶ر مئی بروز جمعرات کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنّا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد سلیم کارکن جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

(جن کا ذکر اس تقریر میں حضور پہلے فرما چکے تھے) میں سے کسی کی بیعت کر لو میں تمہارے ساتھ ہوں"۔

تمام حاضرین نے یک زبان ہو کر حضور ہی کو منتخب فرمایا۔ اس انتخاب کے بعد حضور کو سب سے بڑی خوشی اس بات کی تھی کہ جماعت میں وحدت قائم رہی۔

(باقی)

قارئین سے گزارش ہے کہ

ماہ شہادت/اپریل

کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال کریں

(مہتمم)

دانت مت نکلوائیے

جناب شیخ احسان کریم صاحب پروپرائیٹر نیشنل سوپ اینڈ کیمیکل انڈسٹریز ۲۵ ریلوے لائن ہلیل روڈ لائل پور: "مجھے پائیوریا اور کیریز کی تکلیف تھی۔ کسی دوا سے آرام نہ آیا اور دو داڑھیں بھی نکلوائیں پر بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اینٹی پائیوریا اور اینٹی کیریز کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ میرے دانت تندرست اور صحت مند ہو گئے"۔

فی کورس ۱۰/ بچوں کے لئے اینٹی کیریز فار بے بیز ۵/-

دانت درد کا فوری علاج ٹوتھ کیور ۱/-

رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

پروڈکشن برانچ فون ۶۰۷

ہر گھر کی ضرورت ہے تریاق سلیمانی۔ اللہ کی نعمت ہے تریاق سلیمانی

تریاق سلیمانی

سب سے مزیدار اور فائدہ بخش ہے۔ چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ پیٹ کی تکلیف میں تریاق سلیمانی کھائیے۔ بدہضمی سے نجات پائیے

المنار دواخانہ ربوہ

خالص ہومیوپیتھک و بائیوکیمک

ادویات، گولیاں، ٹکیاں، ڈائیلیوشن، ملک شوگر، آلنگ شوگر، شیشیاں اور کتب

لاہور اور کراچی کے نرخوں پر تھوک و پرچون ہم سے خریدیں

شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

زمین برائے فروخت

قطعہ نمبر ۱۷ بلاک نمبر ۲۷

محلہ دار النصر رقبہ ایک کنال ۱۰ مرلے

(نزد دریا چناب)

عبد القیوم ملک

۷۶۔ این سمن آباد لاہور

درخواست دعا

خاکسار بعارضہ قلب بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

علی احمد ساکن ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ

پوسٹل لائف کی پالیسی خریدیئے اور انکم ٹیکس بچایئے

۳۰ر جون سے قبل پوسٹل لائف کی پالیسی خرید کر موجودہ مالی سال کے انکم ٹیکس میں بچت کیجئے۔

شرح بونس

تاحیات پالیسی پر	۴۲ روپے فی ہزار
معیادی پالیسی پر	۳۳ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف کم سے کم پریمیم پر آپ اور آپ کے خاندان کو زیادہ سے زیادہ تحفظ مہیا کرتی ہے۔ اس کی شرح بونس ملک بھر میں سب سے زیادہ ہے کیونکہ یہ اپنا تمام منافع اپنے بیمہ داروں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ کلیم بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے طے کر دیئے جاتے ہیں۔

ہر ضلعی صدر مقام کے علاوہ بڑے بڑے قصبوں میں نیشنل سیونگز کے مرکز موجود ہیں۔ جو آپ کو پوسٹل لائف کی پالیسی لینے یا ادائیگی کلیم کے سلسلے میں ہر قسم کی مدد بہم پہنچاتے ہیں۔

ہمیشہ آگے۔ اب بھی آگے

پوسٹل لائف انشورنس

اپنے گھر بار کے لئے بچت کیجئے اپنے وطن کے لئے

جاری کردہ:- جنرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Adarts CDNS - 5/73

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے نادار بھائیوں کی دُعائیں حاصل کریں

جن احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دینی دولت و خوش حالی کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ان کے پاس اتنا مال ہے کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو چاہیئے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم کی تعمیل میں اپنے اموال پر زکوٰۃ ادا کریں۔ زکوٰۃ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر نگرانی یتامیٰ مساکین اور دوسرے مستحق افراد پر صرف کی جاتی ہے ظاہر ہے کہ ایسے اموال جن کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کی غریب مخلوق پر صرف ہوتا ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو جاتے ہیں وہ بڑھتے ہیں گھٹتے نہیں۔

پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو وہ زکوٰۃ ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور غریب بھائیوں کی دعائیں حاصل کرنے والے بنیں۔ عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ ذی استطاعت احباب کو اسلام کے اس اہم فریضہ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتے رہا کریں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خدا تعالیٰ کے پیار کی ایک جھلک

احباب کو علم ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ انصار کو اپنے بچوں یعنی خدام سے مالی میدان میں آگے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کا قدم اس میدان میں آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ چنانچہ مارچ ۱۹۷۳ء کے جائزہ کے مطابق جہاں چندہ مجلس میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں ۳۴/۳۵۱۹ روپے کا اضافہ ہوا۔ وہاں بحیثیت مجموعی اضافہ ۲۰/۳۵۸۸ ہوا ہے۔

یہ یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کی ایک جھلک ہے لہذا شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ ہم ایک نئے عزم اور جذبہ کے ساتھ اس سلسلہ میں اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ اللہ تعالیٰ مطلوبہ ٹارگٹ کو نقد قسم سے بھی پہلے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد مال)

مرکزی حسن بیان کا چھٹا اجلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بزم حسن بیان کا چھٹا اجلاس ایوان محمود کے لان میں مورخہ ۲ جون بروز اتوار شام ساڑھے پانچ بجے منعقد ہوگا جس میں مکرم بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ انچارج سیرالیون دکھانا ایک تحقیقی مقالہ بعنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاہان وقت کو تبلیغ اسلام" پیش فرمائیں گے۔

احباب بکثرت مستفید ہوں۔

(مہتمم تعلیم)

فوجی بھرتی

مورخہ ۹/۶/۷۳ یوم ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:۔

قد ۵ فٹ ۲ انچ چھاتی ۳۲-۳۰ وزن ۱۱۳ پونڈ تعلیم ۵ جماعت

عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک

عمر میٹرک الیف اے ۲۱ سال۔ عمر بی اے ۲۲ سال

(ناظر امور عامہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ اپریل بروز ہفتہ ۱۹۷۳ء دو بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "بشیر الدولہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و خادم دین بنائے۔ آمین (محمد یونس جاوید لاہور)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہمارے رب نے ہمیں دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے آلۂ کار بنایا ہے ... دنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے منشاء کو ناکام نہیں کر سکتی۔ خدا نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔ آسمانوں پہ خدا کا یہ فیصلہ ہے اور زمین پہ جاری ہو چکا ہے جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔" (انشاء اللہ العزیز)

ہمارے مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر جماعت کا جو فرد مالی جہاد میں تا حال شامل نہیں ہوا۔ اسے شامل ہونے کی پر زور تحریک کریں۔ اور پھر اس مالی جہاد میں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ غلبہ اسلام کا دن ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیں۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

طبیہ کالج ربوہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ربوہ میں عرصہ چار سال سے طبیہ کالج جاری ہے جس میں طب قدیم کے ساتھ ساتھ طب جدید کی تعلیم کا انتظام ہے یہ کالج حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے۔

چار سال کے کورس کے بعد طلباء کو فاضل الطب والجراحت کی ڈگری ملتی ہے میٹرک پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے جو والدین اپنے بچوں کو طب کی تعلیم دلوانا چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ کالج ہذا سے رابطہ قائم کریں۔ تاکہ ان کی رہنمائی کی جا سکے

(وائس پرنسپل)

ڈنمارک میں ایک تقریب شادی

میرے عزیز بھائی عبد الباری صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن (ڈنمارک) کی تقریب شادی مورخہ ۲۴ مارچ کو مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں عمل میں آئی۔ ۳۱ مارچ کو مسجد نصرت جہاں میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر از جماعت احباب نے شرکت کی

عزیز عبد الباری کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ فروری ۱۹۷۳ء کو مسجد مبارک میں محترمہ مبارکہ بشریٰ صاحبہ بنت محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب (مفتی سلسلہ احمدیہ) سے پڑھا تھا۔ دعوت کے اختتام پر محترم سید میر مسعود احمد صاحب مبلغ ڈنمارک نے دعا کرائی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے آمین۔ (عبد القادر کوپن ہیگن۔ ڈنمارک)

یہ رومال کس کا ہے

فضل عمر ہسپتال کے دروازہ سے ایک رومال ملا ہے۔ جس میں کچھ نقدی ہے۔ اور ہسپتال کی پرچی بھی ہے۔ جس پر اللہ جوائی نام لکھا ہوا ہے۔ یہ رومال جس کا ہو نشانی بتا کر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فیکٹری ایریا ربوہ در مکان چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر سے حاصل کریں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴